بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران ۷۴)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۱۰ احسان ۱۳۴۴ ہش صفر ۱۳۸۵ ھ ۱۰ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ جون بوقت ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معارف قرآنی صرف اسی کا نام نہیں کہ کسی نے کبھی کوئی نکتہ بیان کر دیا

اس کیلئے قلب کا حق اور صدق سے گہرا تعلق ضروری ہے

"پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ معارف قرآنی صرف اسی بات کا نام نہیں کہ کبھی کسی نے کوئی نکتہ بیان کر دیا اس کی تو وہی مثال ہے ؎ گاہ باشد کہ کودکے نادان ٭ بغلط بر ہدف زند تیرے

نہیں قرآنی حقائق و معارف کے بیان کرنے کے لئے قلب کو مناسبت اور کشش اور تعلق حق اور صدق سے ہو جاتا ہے اور پھر یہاں تک اس میں ترقی اور کمال ہوتا ہے کہ وہ ما ینطق عن الھویٰ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس کی نگاہ جب پڑتی ہے صدق پر ہی پڑتی ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور امتیازی طاقت دی جاتی ہے جس سے وہ حق و باطل میں فی الفور امتیاز کر لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں ایک قوت آجاتی ہے جس کی ایسی تیز حس ہوتی ہے کہ اسے دور سے ہی باطل کی بُو آجاتی ہے۔ یہی وہ سِر ہے جو لا یمسہ الا المطھرون میں رکھا گیا ہے۔

حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے ہرگز گزارہ نہیں ہو سکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہو سکتا وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں کیا کیا قویٰ ہیں لیکن کیا ہم اپنی طاقت سے ان سے کام لے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶۶، ۳۶۷)

اخبار احمدیہ

— ● جماعت احمدیہ بھینی شرق پور کا سالانہ تعلیمی و تربیتی جلسہ مورخہ ۱۰-۱۱ جولائی ۱۹۶۵ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں شرکت کی غرض سے مرکز سے بعض علماء کرام بھی تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب کے علاوہ قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا (سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بھینی شرق پور)

— ● مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق تین سال سے Tanganica سابق ٹانگانیکا مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۰/۶/۶۵ کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

— ● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے لڑکے عزیز عطاء الرحمٰن صاحب طاہر احمد سیر کراچی کو ۵ جون بروز ہفتہ دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام طاہرہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو خادمہ دین بنائے۔ آمین (ابو العطاء جالندھری)

— ● مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم ملک برکت علی صاحب کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ کو لاہور میں تین بار دل کا شدید حملہ ہو چکا ہے۔ ہر چند کہ حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب طبیعت پہلے کی نسبت کسی قدر بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— ● ربوہ ۹ جون۔ تین دن کے وقفہ کے بعد گزشتہ رات پھر یہاں شدید بارش ہوئی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد ازاں تمام رات مطلع ابر آلود رہا۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ جون ۶۵ء

کیا اسلامی احکام پردہ وغیرہ ترقی میں حائل ہیں

آج زندگی گزارنے میں جو سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں یہ واقعی موجودہ سائنسی ترقی کا نتیجہ ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عملی سائنس کی موجودہ ترقی یورپین اقوام کے ذریعہ ہوئی ہے۔ ایک وقت جب مسلمان دنیا میں قوت فائقہ بن گئے تھے بعض مسلمان سائنسدانوں نے بھی بعض ضروری چیزیں ایجاد کی تھیں مگر اسلامی ملکوں میں افسوس ہے کہ زیادہ تر جنگی حالت قائم رہی ہے اور بعض بادشاہوں کے عہد میں جو امن رہا ہے اور اس امن کے دوران میں جو سائنسی ترقی ہوئی ہے وہ اگرچہ موجودہ سائنسی ترقی کی بنیاد ہے لیکن بے امنی کے تواتر کی وجہ سے مسلمان اقوام یورپین اقوام کا ساتھ نہیں دے سکیں۔

اس کے علاوہ ایک اور وجہ مسلمانوں کی ترقی رک جانے کی یہ بھی ہے کہ اسلامی ملکوں میں لوہا اور کوئلہ اس کثرت سے نہیں پایا جاتا کہ جو ایجادات کی جائیں انکو وسیع پیمانہ پر پیدا کرنے کے لئے کارخانے بنائے جاتے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے اکثر حکمران اگرچہ علوم و فنون سے دلچسپی رکھتے تھے مگر انہوں نے کبھی وسیع اور قومی پیمانہ پر کسی کارآمد ایجاد کو پھیلانے کی کوشش نہیں کی ان کی دلچسپی عموماً دینیات ادب اور شعر و شاعری تک ہی محدود رہی ہے اس لئے جو ذہین انسان کوئی ایجاد کرتے بھی تو وہ فروغ حاصل نہ کرتی اور محض ایک عجوبہ بن کر رہ جاتی۔

یورپ کو بے شک مسلمانوں ہی نے بیدار کیا مگر جب یہ اقوام بیدار ہوئیں تو انہوں نے اپنے تئیں اس میں اتنا منہمک کر لیا کہ انہیں بادشاہوں کی مدد کی ضرورت ہی نہ رہی۔ ان اقوام نے لوہے اور کوئلہ کے قرب سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے سب سے اہم کام جو سرانجام دیا وہ مشینری کی توسیع ہے۔ صنعت و حرفت کو ترقی دینے کے لئے جس قسم کی مشینری انہیں درکار ہوتی وہ فوراً اس قسم کی مشینری تیار کر لیتے اور آج نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ٹیلی ویژن تک سے مفید کام لیا جا رہا ہے۔

ہم اس ترقی کو برا نہیں کہہ سکتے کیونکہ اہل یورپ نے جو ایجادات کی ہیں وہ خداداد عقل کو استعمال کر کے کی ہیں اور خود یہ ترقی خدا تعالےٰ کے قادر مطلق ہونے پر ایک عظیم دلیل ہے۔ قرآن کریم ایسی ترقی کا مانع نہیں بلکہ اس کا موید ہے۔ اسلئے یہ ترقی فی ذاتہٖ اچھی چیز ہے البتہ اس کا ایک نقصان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج اکثر لوگ اسی دنیوی ترقی کو سب کچھ سمجھنے لگے ہیں اور بعض ایسی باتوں سے غافل ہو گئے ہیں جو تکمیل انسانیت کے لئے ضروری ہیں۔ بے شک سائنسی ترقی سے انسان کے لئے بہت سی مادی سہولتیں حاصل ہو گئی ہیں اور یہ فی ذاتہٖ بری بات نہیں ہے تاہم یہ نقصان بھی کچھ کم نقصان نہیں ہے کہ انسان اس ترقی کی وجہ سے بہت سی انسانیت ہاتھ سے کھو بیٹھا ہے۔ اس نے نہ صرف اخلاقی اقدار کو چھوڑ دیا ہے بلکہ وہ اس قادر مطلق خدا تعالےٰ کو بھی بھول گیا ہے جس نے اس کو سوچنے سمجھنے کے قویٰ اور ان کو استعمال کے لئے عقل عطا کی ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جوں جوں انسان مادی ترقی میں آگے قدم بڑھاتا توں توں اللہ تعالےٰ کی حکمتوں کا زیادہ سے زیادہ قائل ہوتا جاتا۔ انسان نے یہ غلطی کھائی ہے کہ وہ اپنی عقل کو اپنی چیز سمجھ بیٹھا ہے حالانکہ یہ عقل بھی اس کو اللہ تعالےٰ ہی نے عطا کی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو عقل استعمال کرنے کے لئے ہی عطا کی ہے۔ اگر انسان عقل ایسی باتوں میں استعمال کرتا ہے جس سے انسانوں کو مادی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں تو عقل کا یہ استعمال فی الواقعہ اچھا استعمال ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ البتہ جب انسان یہ سمجھنے لگے کہ بس عقل ہی سب کچھ ہے اور کچھ بھی نہیں تو گویا وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ عقل بھی کم و بیش ہو سکتی ہے اگر عقل ہی سب کچھ ہوتی تو سب انسانوں میں نہیں بلکہ بچوں اور بوڑھوں میں بھی یکساں ہوتی۔ اس کا کم و بیش ہونا خود اس امر کی دلیل ہے کہ یہ مخلوق ہے خالق نہیں اور اگر خالق ہے بھی تو ظلی طور پر خالق ہے حقیقی خالق اللہ تعالےٰ کی ہی ذات ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ سائنسی ترقی اور اخلاقی اقدار قطعاً ایک دوسرے کی ضد اور مخالف نہیں ہیں۔ سائنسی ترقی اخلاقی اقدار اور ایمان بالغیب ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور ایک دوسرے کے منافی ہونیکی بجائے ایک دوسرے کے ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ ایک بد اخلاق سائنسدان ایک بد اخلاق موچی سے اچھا انسان نہیں خواہ ایسا سائنسدان خلاؤں کی خبر ہی کیوں نہ لاتا ہو۔

مثال کے طور پر آجکل بعض لوگ بعض اسلامی اصولوں پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ موجودہ ترقی کے زمانہ میں یہ اصول نہیں چل سکتے۔ مثلاً پردہ ہے یا کثرت ازدواج ہے یا ممانعت سود اور ممانعت مے نوشی ہے۔ ہم نے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب آجکل ترقی کا زمانہ ہے پردہ کیسا اور سود وغیرہ سے پرہیز کہاں کی؟ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا اعتراض کرنے والے دراصل سائنسی ترقی کو بھی نہیں سمجھتے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ موجودہ سائنسی ترقی کیا اس وجہ سے ہوئی ہے کہ عورتیں پردہ نہیں کرتیں یا ایک سے زیادہ نکاح نہیں کیا جاتا یا سود کھایا جاتا اور شراب پی جاتی ہے۔ کیا موجودہ سائنسی ترقی ان بد اخلاقیوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور باتوں کو جانے دیجئے پردے ہی کو لے لیجئے کیا یورپ نے جو سائنسی ترقی کی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ وہاں عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ اگر یہ بات ہے تو کیوں نہ شروع ہی میں یورپ نے یہ ترقی کر لی۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یورپ علوم و فنون کے لحاظ سے قدیم سے تاریک علاقہ چلا آتا تھا۔ وہ ترقی کی طرف اس وقت مائل ہوا جب مسلمانوں سے اس کی واقفیت ہوئی اس وقت صرف مسلمان ہی ایک ایسی قوم تھے جو علوم و فنون میں تمام دنیا پر فوقیت رکھتے تھے۔ حالانکہ یورپ تو شروع ہی سے بے پردہ چلا آیا ہے۔ اگر بے پردگی کو سائنسی ترقی کے ساتھ ذرا سا بھی تعلق ہوتا تو چاہیئے تھا کہ یورپ شروع ہی سے یہ ترقیاں کرتا چلا آتا۔

اب ذرا دوسری طرف غور کیجئے دنیا میں صرف مسلمان اقوام ہی ہیں جو پردہ کرتی ہیں مگر ایشیا کی باقی تمام اقوام یورپ کی طرح بے پردہ ہیں۔ اگر بے پردگی سے ترقی ہوتی ہے تو سائنسی ترقی کے لحاظ سے یہ تمام اقوام بھی جو پردہ نہیں کرتیں یورپ کے مقابلہ پر کیوں جدید علوم و فنون میں پسماندہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ موجودہ علوم و فنون کے راستہ میں پردہ کو حائل سمجھ لینا اور اس لئے پردہ کو برا کہنا بالکل بے معنی ہے جہاں تک ہمارا خیال ہے کھیل کود کی قسم کے فنون اور موجودہ غلط ثقافتی قسم کی ترقیاں پردے کے منافی ہوں تو ہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حصول تعلیم میں پردہ حائل ہونے کی بجائے دونوں مرد اور عورت کے لئے نہایت مفید ہے۔

یورپ میں جو سائنسی ترقی ہوئی ہے یہ اوباش لوگوں کی طفیل نہیں ہوئی بلکہ ان لوگوں کی طفیل ہوئی جنہوں نے اپنی زندگیاں سائنس کے لئے وقف کر دی ہوئی ہیں عیاشی اور بے حیائی کے کھیلوں سے متنفر اور شراب خوری وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ عورتوں سے الگ رہتے اور اپنی زندگی نہایت محنت اور جفاکشی سے بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی طفیل یہ ترقی ہوئی ہے جن کو کھانا کھانا بھی بھول جاتا تھا۔ جو دن رات اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں جن کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ جنسیات بھی کوئی حقیقت رکھتی ہیں ان کے نزدیک عورتوں کا بے پردہ پھرنا کوئی اثر نہیں رکھتا کیونکہ ان کو عورتوں کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ پردہ ترقی میں حائل ہونے کی بجائے ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ موجودہ زمانہ میں پردہ ترقی کے راستہ میں حائل ہے سراسر غلط بات ہے۔

اسی طرح کثرت ازدواج اور ممانعت شراب خوری اور ممانعت سود وغیرہ اسلامی احکام بھی ہرگز ترقی کے منافی نہیں ہیں۔ کثرت ازدواج کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہر مرد کو ضرور کئی کئی بیویاں کرنی لازمی ہیں۔ بغیر خاص ضرورت کے دوسری بیوی شاذ و نادر ہی کوئی کرتا ہے۔ تاہم جن ملکوں میں عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ ہوں وہاں کثرت ازدواج کے سوا کوئی دوسرا شریفانہ طریق نہیں کہ عورتوں کو سائنسی ترقی میں حائل ہونے سے روکا جائے۔ آج یورپ اور امریکہ اسی وجہ سے نالاں ہیں کہ ان کے نوجوان سیدھی راہ سے بھٹکتے جا رہے ہیں۔ اب یہ مرض مشرقی ممالک میں بھی پہنچ گیا ہے۔ اس کا علاج کثرت ازدواج کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر عورت کسی کی بیوی بن جائے تو اس کو راہزنی کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ بہرحال جو لوگ اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھ کر ان اسلامی احکام سے مبرا کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنا اور اپنی قوم کا انجام سوچ لینا چاہیئے۔

سرزمینِ سپین میں تبلیغِ اسلام

اعلیٰ حکام اور معززین کو تبلیغ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

مرکز سے چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین بتوسط وکالت تبشیر

معززین سے ملاقاتیں

Provincial Government آف BADAJOZ اور شہر Almendralejo کے میئر سے ایک موقعہ پر ملاقات ہوئی۔ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب کا تحفہ بھجوایا۔ ہر دو نے شکریہ کے جذبات کے ساتھ تحفہ کو قبول کیا۔ اور خط کے ذریعہ کتاب پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح ایک لیکچر میں ایک مصنف سپین کی واحد سرکاری نیوز ایجنسی کے ڈائریکٹر۔ ایک مستشرق اور سویڈش طالب علم کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور کتاب کا تحفہ پیش کیا۔

ہز ایکسی لنسی پرائم منسٹر اطالیہ اور وزیر خارجہ اٹلی کو بھی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ بھجوایا۔ اسی طرح جائنٹ سیکرٹری وزارت رفاہ عام جائنٹ سیکرٹری انفارمیشن منسٹری چیف آف پروٹوکل وزارت خارجہ کو بھی یہ کتاب بھجوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۵۰ نئے افراد یہ کتاب خرید کر لے گئے۔ ہر ایک صاحب کو اپنا ملاقاتی کارڈ پیش کر کے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی ملک کے ایک درجن اہم شخصیتوں کو مرکز سے آمدہ ایک کتاب انگریزی زبان میں بھجوائی گئی۔ وائس پریذیڈنٹ ودون D. Agustin انفارمیشن منسٹر D. Manuel Fraga پروفیسر ڈاکٹر Lopez Legoz۔ پروفیسر D. Juan Benegyta وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کو اسلام کا لٹریچر بھجوایا جا چکا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ ہم سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔

عید کے موقعہ پر خطبہ

عید کی تقریب میں بعض نومسلم احباب کے علاوہ مراکش کے مسلمان بھی شامل ہوئے خطبہ عید میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کا اظہار کیا۔ اور مسلمانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

صدر جانسن کو اسلام کا اقتصادی نظام کا تحفہ

امریکہ کے صدر مسٹر جانسن کو حضور ایدہ اللہ کا ٹریکٹ کمیونزم اینڈ ڈیما کریسی بھجوا چکا ہے اب کتاب اسلام کا اقتصادی نظام انگریزی تحفۃً بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مغربی اقوام کو اسلام کی سچی ہدایت سے منور کرے۔ تا دنیا میں عالمگیر اخوت باہم ہمدردی۔ مساوات۔ عدل و انصاف۔ عالمگیر صلح و امن کی بنیاد رکھی جائے۔

ایک گاؤں میں تبلیغ

میڈرڈ کے قریب ایک گاؤں میں نومسلم بھائی ظفر اللہ کی ملاقات کے لئے گیا۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ان سب کو بتایا کہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ ایک مادی تہذیب تمدن کے دور کا خاتمہ اور ایک روحانی دور کا آغاز مقدر ہو چکا ہے۔ لوگوں نے دلچسپی سے باتیں سنیں۔ تین نوجوان مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ اور یہ خوشی کی خبر ہے۔ نومسلم دوست ظفر اللہ کی بیوی نے بھی بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور استقامت بخشے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے آمین اللھم آمین۔ ان کا اسلامی نام امۃ اللہ رکھ دیا ہے۔ ان کے دو بچوں کا نام نصر اللہ اور مبارکہ ہے۔

ایک مورش دوست نے اپنے گھر پر کھانے پر مدعو کیا۔ ان کے گھر میں چھ افراد پر مشتمل قرطبہ کی ایک فیملی بھی تھی۔ ان کی بیوی ہسپانوی عیسائی خاتون ہیں۔ ان سب کو اسلام کی تبلیغ کی اور بتایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے رسول تھے۔ خدا نہیں تھے۔ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسلام کی تعلیم انسان کو حقیقی نجات بخشتی ہے۔

ایک امریکن نومسلم دوست

ایک امریکن مسلمان مسٹر نوری ابدی نلاڈلفیا (امریکہ) سے سپین آئے ہیں۔ ان کی والدہ ہمشیرہ علیمہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے لئے ہوٹل وغیرہ کا انتظام کیا۔ مشن ہاؤس میں اکثر آتے ہیں انہیں احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور مزید لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

ایک نومسلم کی عیادت

مکرم بشیر احمد صاحب Alhambra بیمار ہیں۔ مکرم سیف الاسلام نیک نومسلم بھائی کو ہمراہ لے کر ان کی عیادت کے لئے گیا۔ ان کے بڑے بھائی Rodolfo Alcaraz کو تبلیغ اسلام کی اور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی۔ واپسی پر دو امریکن دوست ملے انہیں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دیا۔ اور انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

سنڈے مارکیٹ میں تبلیغ

اتوار کی ہر صبح کو مارکیٹ میں عطر فروخت کرنے جاتا ہوں اور تبلیغ کا کافی موقعہ ملتا ہے۔ چار پانچ نئے احباب کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ہسپانوی ترجمہ خرید کر لے گئے ہیں۔ بعض دفعہ مذہبی بحث کی طرف بھی پڑ جاتی ہے۔ اب یہاں پر بھی مذہبی آزادی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں ایک ارجنٹائن کی فیملی خاص توجہ سے تبلیغ اسلام کو سنا اور کتاب خرید کر لے گئے۔ اسی طرح بعض دفعہ سپین کے دیگر شہروں کے لوگوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ ایک روز انڈین سفارت خانہ کے ایک ہندو دوست سے بھی ملاقات ہوئی اور انہیں مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی

اجلاس

ہر اتوار کے علاوہ جس دن تعطیل کا دن ہو مشن ہاؤس میں اجلاس منعقد کیا جاتا ہے پانچ چھ بجے شام احباب کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ ان میں نئے آنے والے احباب بھی شمولیت کرتے ہیں۔ نئے احباب کی خاطر اکثر اسلامی تعلیم۔ اسلام اور عیسائیت میں فرق۔ وفات مسیح توحید باری تعالیٰ صداقت قرآن کریم۔ صداقت نبی کریم وغیرہ مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک اجلاس میں پاکستانی سفارت خانہ کے ایک ہندو دوست بمعہ فیملی بھی شامل ہوئے۔

نومسلم احباب کی خاطر اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیا۔ قرآن مجید ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ملفوظات سیدنا محمود المصلح الموعود کا درس بھی دیا۔ رسالہ انصار اللہ کے بعض مضامین بھی سنا دیئے جاتے ہیں۔

لیگیانت آفس کے بعض افسروں کو تبلیغ کی۔ تین چار احباب سے جو اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کر چکے ہیں اکثر صداقت اسلام پر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ SR Alejandra ہمارے مشن سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ تار وغیرہ دینے آتے ہیں۔ ان سے ذکر کر کے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خریدنے کی تحریک کرتے ہیں۔

ڈائرکٹر جوڈیشل انسٹی ٹیوٹ کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ان کو بھی سلسلہ کا لٹریچر بھجواتا ہوں۔ مراکش کے ایک طالب علم سید عمر مشن ہاؤس میں اکثر آتے ہیں۔ انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ اور گاڑی پر آبوداع کہنے کے لئے گیا۔ ایک پارک میں فلسطین کے طلباء کو تبلیغ کی۔ وہ اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر لے گئے۔

Malga شہر کے آرچ بشپ کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ بھجوایا تھا۔ ان کے ایو ینڈر D. Angel خط کے ذریعہ دلی شکریہ ادا کیا۔ اور کتاب کو شوق سے پڑھنے کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے سعید روحوں کی جماعت عطا فرمائے۔ آمین

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں

"تقوےٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ جو ہر انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم و عقل ہی بڑے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۳۳)

شذرات

شیخ خورشید احمد

صدر ایوب کا دورۂ روس

صدر مملکت فیلڈ مارشل جنرل محمد ایوب خان کے دورۂ روس میں پاکستان کے جو صحافی ان کے ہمراہ گئے تھے ان میں سے ایک اس سفر کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"صدر ایوب نے آبپاشی اور اصلاحِ اراضی کے ان منصوبوں کے ایک ایک پہلو پر روسی انجنیئروں سے تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے اس نظام کا پاکستان میں استعمال ہونے والے پرانے طریقوں اور جدید منصوبوں سے موازنہ کیا اور یہ معلوم کیا کہ پاکستانی امریکی اور روسی طریقوں کی لاگت میں کتنا فرق ہے۔ اور ان مختلف طریقوں سے جو نتائج حاصل ہوتے ہیں لاگت کے مقابلے میں ان کے فوائد کا تناسب کتنا ہے۔ ۔ ۔ ۔ یہ دیکھ کر حیران تھا کہ صدر ایوب کو پاکستان میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کی معمولی معمولی جزئیات کا بھی بخوبی علم ہے۔ انہیں رچنا دوآب میں اصلاحِ اراضی کے منصوبے کی فی ایکڑ لاگت روپوں پیسوں اور ڈالروں میں بالکل صحیح یاد تھی انہیں غلام محمد بیراج میں سیم اور تھور سے متاثرہ علاقے وہاں سیم نالوں کی کھدائی کے اخراجات اور مختلف پراجیکٹ کے علاقوں کے فاصلے ان کے محل وقوع مغربی پاکستان کی مختلف نہروں کی لمبائی چوڑائی اور ان کے پانی کے اخراج کے متعلق اپنی معلومات پر اتنا اعتماد تھا کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنے ماہرین کے بتائے ہوئے اعداد و شمار میں تصحیح کر دی۔"

(مشرق ۳۰ مئی ۶۵ء)

ملک و ملت کا سچا لیڈر اور بالغ نظر راہنما واقعی ایسا ہی ہونا چاہیئے جسے اپنے ملک کے تمام مسائل و کوائف کا بخوبی علم ہو اور نہ صرف علم ہو بلکہ ان کی جزئیات تک پر اس کی نظر ہو اور انہیں حل کرنے میں وہ گہری ذاتی دلچسپی لیتا ہو۔ وہ قوم یقیناً خوش قسمت ہے جسے ایسا لیڈر میسر ہو بشرطیکہ اس کے افراد بھی اپنی قومی اور ملی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور متحد ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیں۔

رواداری

ایک اخبار رواداری کی ضرورت کے زیرِ عنوان لکھتا ہے:-

"مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں رواداری اور مودت کی تحریک وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے اور ملت کے سنجیدہ اور ذمہ دار حلقے تمام فرقوں کو تلقین کرتے رہتے ہیں کہ وہ فروعات میں نہ الجھیں اور عقائد میں ضمنی اختلاف کو نزاع کا موجب نہ ٹھہرائیں۔ کیونکہ جہاں کسی فرقہ نے تنگ نظری برتی اور رواداری کی راہ ترک کی وہاں نفرت اور تنازعے کی آگ بھڑک اٹھی جس نے خرمنِ امن کو جلا کر خاکستر کر ڈالا اور دلوں کو کدورت سے بھر دیا جس کی تپش عرصہ تک جلاتی رہتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ عقائد کے اختلاف پر تنازعے کھڑے کرنا اسلامی تعلیمات ہی کے خلاف نہیں بلکہ معاشرے کو بدامنی کا شکار کرنے کا موجب بھی بنتا ہے اس لئے تمام باشعور اور ذمہ دار افراد کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے اتحاد کے لئے کوشاں ہوں۔" (امروز یکم مئی)

مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان رواداری اور مودت کی ضرورت سے یقیناً کوئی سنجیدہ انسان انکار نہیں کر سکتا لیکن اگر رواداری کی واقعی ضرورت ہے تو یہ رواداری بلا استثنیٰ پاکستان کے تمام طبقوں اور تمام فرقوں کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ حقیقی رواداری پیدا کرنے کے لئے سب سے بڑھ کر جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اختلافِ عقائد کو برداشت کرنے کی قوت اپنے اندر پیدا کی جائے۔ جب تک یہ قوتِ برداشت پیدا نہ کی جائے گی رواداری کی حقیقی فضا ہمیں میسر نہیں آ سکتی اور نہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی حقیقی روح پیدا ہو سکتی ہے۔

مغرب میں مذہب

ہفت روزہ شہاب لاہور مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی ایک کتاب "مغرب میں مذہب" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

"ہمارے ہاں عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ مغرب چونکہ سائنس کا پرستار ہے اس لئے اسے مذہب سے کوئی سروکار نہیں مگر (اس کتاب میں) مولانا موصوف نے بتایا ہے کہ سائنس زدہ مغرب اب آہستہ آہستہ مذہب کی طرف پلٹ رہا ہے اور زندگی کے اندھیروں میں اس روشنی کی شدت سے ضرورت محسوس کرنے لگا ہے۔"

(شہاب ۲۳ مئی ۶۵ء)

مغرب میں مذہب کی طرف رجحان بیشک بڑھ رہا ہے لیکن ابھی اس کے آثار کچھ زیادہ واضح اور نمایاں نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عام لوگ جو مغرب میں جاتے ہیں اور جن کی نظر زیادہ گہری اور وسیع نہیں ہوتی وہ ابھی اسے محسوس نہیں کرتے۔ انہیں یہی نظر آتا ہے کہ مغرب میں لامذہبیت کا ہی دور دورہ ہے اور دہریت و الحاد زوروں پر ہے لیکن بالغ نظر اصحاب جب ذرا عمیق نظر سے وہاں کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ بظاہر مادیت اور لادینی کا زور ہونے کے باوجود اہلِ مغرب کے قلوب اب مذہب اور روحانیت کی روشنی اور ضرورت کو محسوس کرنے لگے ہیں۔

گو یہ آثار اب بھی زیادہ واضح اور نمایاں نہیں ہیں لیکن اہلِ نظر نے انہیں آج سے بہت عرصہ قبل ہی محسوس کر لیا تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے نصف صدی پیشتر اپنے منظوم کلام میں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

فریضۂ تبلیغ کی اہمیت

بھارت کے ایک مسلمان عالم مولانا ابوسلیم محمد عبدالحق صاحب کا ایک قیمتی مضمون "اسلام اور مسلمانوں کے فرائض" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے مسلمانوں پر فریضۂ تبلیغ کی اہمیت بڑے دردمندانہ طریق سے واضح کی ہے۔ ہم ایک اقتباس درج ذیل کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اسے مسلمان اور بالخصوص احمدی احباب غور سے پڑھیں گے اور تبلیغ اسلام کے سلسلے میں ان پر جو بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے:-

مولانا لکھتے ہیں:- "تمام مسلمانوں کی حیثیت یہی ہے کہ وہ اللہ کے دین کے پیرو بھی ہیں اور علمبردار بھی۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی اللہ کے دین پر چلیں اور دوسروں تک بھی اس دین کو پہنچائیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب مسلمانوں کی یہ ذمہ دارانہ حیثیت ہے تو کیا جس وقت ہندوستان کے غیر مسلم اپنی ناواقفیت کا عذر اللہ کے حضور پیش کریں گے اس وقت مسلمانوں کی یہ ذمہ داری کہ انہیں اللہ کے دین کا پیام اللہ کے بندوں تک پہنچانا تھا۔ جواب دہی کے مقام پر کھڑا نہ کر دیگی۔ ہر مسلمان اپنی ذمہ داری کو جانتا ہے اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اسے اللہ کے حضور جہاں اپنی بے شمار کوتاہیوں گناہوں غفلتوں اور بداعمالیوں کی جواب دہی کرنا پڑے گی وہاں اسے اس بات کا بھی جواب دینا پڑے گا کہ تمہارے پڑوس میں رہنے والے تمہارے محلوں اور بستیوں میں بسنے والے اتنے اللہ کے بندے کیوں اللہ کے دین سے بے خبر رہے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیئے کہ کیا آپ کو یہ جواب دہی نہ کرنا پڑے گی؟ اور اگر کرنا پڑی تو کیا آپکے پاس اس کا کوئی معقول جواب ہے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم ہر اس شخص سے جس کی نظر سے یہ سطریں گزریں اور جو انہیں سُنے نہایت خلوص اور دلسوزی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ جب وہ مسلمان ہے مسلمان رہنا چاہتا ہے اور اللہ کے حضور مسلمان کی حیثیت سے پیش ہونے کا آرزومند ہے تو وہ آخرت کے اس منظر کو اپنے سامنے لائے جس کا اسے یقین ہے کیسی نازک ذمہ داری ہے یہ ہم سب مسلمانوں کی کہ ایک طرف تو ہم اپنی بداعمالیوں کی جواب دہی کریں اور دوسری طرف ہزاروں لاکھوں بندگانِ خدا کی ناواقفیت اور گمراہی کا وبال بھی ہمارے سر پڑے۔"

(وفاق ۱۸ مئی ۱۹۶۵ء)

بلا تبصرہ

حال ہی میں ایک اخبار میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ شائع ہوا ہے۔ ایک اقتباس بلا تبصرہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"جہاد کا رُخ سکھوں کی طرف پھیر دیا ان کا خیال تھا کہ دو دشمنوں میں سے پہلے کمزور کو زیر کر لینا چاہیئے۔ ۱۸۲۵ء میں بغرض جہاد نو شہرہ جاتے ہوئے اثنائے راہ میں بقول محمد جعفر تھانیسری کسی شخص نے نصیحت کی تھی کہ دور دراز مسافت طے کر کے سکھوں سے جہاد کرنا خلافِ عقل ہے گھر کے گھر ہی میں انگریزوں سے نپٹ لیجیئے اس کا جواب یہ دیا کہ ملک گیری ہمارا مقصود نہیں انگریز دشمن سہی مگر ہمیں ہمارے فرائض مذہبی سے نہیں روکتا اور مسلمانوں پر ظلم نہیں کرتا درانحالیکہ سکھ سب کچھ زیادتیاں کرتے ہیں۔" (چٹان لاہور ۱۷/۵/۶۵)

حضرت میاں غلام قادر صاحب کا ذکر خیر

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

قبول احمدیت

حضرت والد ماجد میاں غلام قادر صاحب رضی اللہ عنہ کو عنفوان شباب میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر بیس سال کے قریب تھی۔ ہمارا گاؤں تھ غلام نبی قادیان سے بجانب مغرب ۶-۷ میل کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت حافظ حامد علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم خادم تھے۔ ہمارے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور حافظ صاحب کے چچا میاں چراغ علی صاحب بھی حضرت والد صاحب سے پہلے احمدیت میں داخل ہو چکے ہوئے تھے۔ وہ ۳۱۳ صحابہ میں بھی شامل ہیں۔

والد صاحب اپنے وسیع خاندان میں پہلے فرد تھے جو احمدیت میں شامل ہوئے آپ کی بیعت کا زمانہ ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء کا ہے۔ اس وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی فتوی کفر لگا کر ملک کے کونے کونے میں مخالفت کی آگ بھڑکا چکے تھے۔ جب والد صاحب نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی اور گاؤں میں واپس آئے تو سارے گاؤں میں شور پڑ گیا۔ ہر چھوٹا بڑا آپ کی بیعت پر متعجب ہوا۔ اس وقت ابھی نمازیں علیحدہ نہیں ہوئی تھیں۔ والد صاحب جمعہ کی نماز کے لئے جب مسجد میں گئے۔ تو گاؤں کے اکابر نے آپ کو نماز کے بعد روک لیا۔ اور بڑی سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کے ساتھ آپ سے باز پرس کی کہ تم قادیان کیوں گئے؟ اور کیوں بیعت کی؟ والد صاحب نے بڑی جرأت اور دلجمعی سے جواب دیا کہ

"میں پوری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اسلئے میں نے بیعت کی ہے"

اس کے بعد مخالفت شدید سے شدید تر ہوتی چلی گئی۔ مگر اللہ تعالےٰ آپ کو بھی ایمان اخلاص اور استقامت میں بڑھاتا چلا گیا

آپ کی شادی

جب آپ نے بیعت کی اس وقت آپ کی نسبت آپ کے چچا کی لڑکی سے ہو چکی ہوئی تھی۔ مگر آپ کے احمدی ہوتے ہی مخالفت کی شدت یہاں تک پہنچی کہ لڑکی والوں نے آپس میں مشورہ کر کے اندر ہی اندر یہ طے کر لیا کہ رشتہ نہ دیا جائے۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ رشتہ سے انکار کا علم مجھے اس طرح ہوا کہ میرے چچازاد بھائیوں میں سے ایک کو مجھ سے بہت محبت ہوتی تھی وہ عشاء کے بعد میرے پاس گھر میں آیا اور مجھ سے کہا کہ سارے خاندان نے مل کر مشورہ کر کے فیصلہ کیا ہے کہ تم چونکہ احمدی ہو چکے ہو اسلئے اب تم کو رشتہ نہیں دیں گے۔ ہاں اگر احمدیت چھوڑ دو تو رشتہ دے دیا جائیگا۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ کچھ وقت تک کے لئے تم کہدو کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ جب شادی ہو جائے تو پھر بے شک احمدیت کا اظہار کر دینا۔ میں پوری طرح تمہاری مدد کروں گا۔ اس نے بار بار والد صاحب کو کہا کہ میرے مشورہ کو ضرور مان لو۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ باتیں کرتے کرتے کافی رات گذر گئی۔ آخر وہ تو چلا گیا۔ اور میں بجائے سونے کے قادیان کے لئے روانہ ہو گیا اور فجر کی نماز کے وقت قادیان پہنچ گیا۔

جب آپ مسجد مبارک میں پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فجر کی نماز پڑھ کر اندرون خانہ تشریف لیجا رہے تھے۔ اتنے میں آپ نے آگے بڑھ کر حضور اقدس علیہ السلام کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا حضورؑ نے وعلیکم السلام فرمایا اور وہیں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ

میاں غلام قادر کیا بات ہے؟

والد صاحب نے رشتہ کے بارے میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں سارا واقعہ سنایا۔ اور دریافت کیا کہ اس بارے میں حضورؑ کا کیا ارشاد ہے۔ حضورؑ نے فرمایا:-

"آپ اس رشتہ کا خیال ہی چھوڑ دیں اللہ تعالےٰ آپ کے لئے اور رشتہ کا انتظام کر دے گا"

چنانچہ والد صاحب نے واپس گاؤں پہنچکر اپنی والدہ صاحبہ کے ذریعہ ان کو کہلا بھیجا کہ مجھے اس رشتہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد دھرم کوٹ رندھاوا سے میاں حسین بخش صاحب آئے انہوں نے باوجود گاؤں کے لوگوں کی شدید مخالفت کے آپ کے ساتھ اپنی صاحبزادی کا رشتہ کر دیا۔ گاؤں کے لوگوں نے ان کو بڑے اصرار سے کہا کہ آپ اس مرزائی کو کیوں رشتہ دیتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ مسلمان ہے اور تمہارے ایمان سے اس کا کفر مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ میں اپنی لڑکی کو جہاں چاہوں دوں تم کو اس سے کیا واسطہ ہمارے نانا صاحب درویش منش آدمی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام ہمیشہ بڑے احترام سے لیتے تھے اور کبھی کوئی کلمہ حضورؑ کے خلاف منہ سے نہیں نکالا۔

بہر صورت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق والد صاحب کی یہ شادی ہوئی۔ اور نہایت ہی بابرکت ثابت ہوئی

والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا

ہماری والدہ صاحبہ کا نام فاطمہ تھا۔ انہوں نے جہاں یہ مبارک نام پایا تھا وہاں ویسا ہی پاکیزہ صفات اللہ تعالےٰ نے ان میں ودیعت کی ہوئی تھیں۔ شادی ہوتے ہی انہوں نے بیعت کر لی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شمار ہوئیں۔ صبر۔ تحمل۔ مہمان نوازی۔ خدمت خلق صدق وسداد اور گفتار کردار کے لحاظ سے وہ اعلیٰ نمونہ کی حامل تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ اور تربیت اولاد کی صفت میں ممتاز تھیں۔ ۱۹۳۹ء میں وفات پائی۔ جبکہ بڑے بھائی محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم سنگاپور ملایا میں تھے۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئیں۔ اللھم اغفر لھا و للمومنین والمومنات۔

ثابت قدمی اور استقامت

حضرت والد صاحب اپنے وسیع خاندان میں اکیلے احمدی ہوئے تھے مخالفت شدید تھی اور معاندین کو اپنی کثرت اور دنیوی وجاہت و دولت پر فخر تھا۔ والد صاحب اکیلے تھے آپ ابھی بچہ ہی تھے کہ آپ کے والد صاحب جن کا اسم گرامی میاں الٰہی بخش تھا فوت ہو گئے۔ مخالفین کے لئے ظاہری حالات کے پیش نظر آپ کو تکلیف دینے اور ہر رنگ میں مصائب و شدائد کا نشانہ بنانے کے مواقع حاصل تھے اسلئے انہوں نے مخالفت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ بائیکاٹ کر کے برادری سے الگ کر دیا۔ سقوں کو پانی دینے سے روکا۔ گالیاں دیں بُرے نام رکھے۔ مگر والد صاحب نے بڑی بہادری کے ساتھ گاؤں میں رہ کر ان حالات کا مقابلہ کیا۔ اور اصلاح وارشاد کا فریضہ کبھی بند نہیں کیا۔

جب بھی آپ کو وقت ملتا یا مخالفین کی طرف سے زیادہ تنگ کیا جاتا۔ تو آپ قادیان پہنچکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس بہشت کا نمونہ تھی۔ کتنا بھی غم ہو۔ تکلیف ہو یا گھبراہٹ ہو۔ حضورؑ کی مجلس میں جا کر کافور ہو جاتی اور دل یوں اطمینان سے بھر جاتا جیسے انسان جنت میں پہنچ گیا ہے۔ (باقی)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم و محترم جناب چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے کی ناگہانی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سچا درد رکھنے والے بزرگ تھے اور انہوں نے عمر بھر جماعت کی ہر ممکن خدمت کرنے کی کوشش فرمائی۔ جماعت لاہور بالعموم اور حلقہ اسلامیہ پارک و اچھرہ اور نواں کوٹ بالخصوص ان کی خدمات کے باعث ان کے ممنون احسان ہیں ایک لمبا عرصہ تک آپ حلقہ اسلامیہ پارک کی مسجد میں خطیب کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی آواز میں نہایت درجہ سوز اور خلوص ہوتا تھا۔

ان کی اچانک وفات نہ صرف ان کے اقارب کے لئے بلکہ ہم سب کے لئے بھی انتہائی صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی روح کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے پی ڈبلیو آر شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈرز ۷ جون ۱۹۶۵ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں:-

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
ڈویژنل پلین نمبر 72/RND-1964/LHR کے مطابق ایل آر سی — ایم جی وائی سیکشن پر لائے ونڈ میں الیکٹریکل چارج مین کے لئے آفس اور سٹور کے کمروں کی تعمیر (اسٹیمیٹ نمبر 65-1964-C-23)	20,000/-	400/-	تین ماہ

۱- ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ٹنڈر کے اجراء کے لئے ۱۲ جون ۱۹۶۵ء سے قبل اپنے تعارفی کاغذات پیش کرنا ہوں گے۔

۲- مکمل شرائط وکوائف ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے بلا معاوضہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ابراہیم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور

INF(L)1302

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتے ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۷۶ میں طاہرہ لطیف بنت عبداللطیف قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے اس وقت ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ طاہرہ لطیف بنت عبداللطیف جناح کالونی نمبر ۱۴ لائلپور

گواہ شد:۔ عبداللطیف والد موصیہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۷۷ میں صدیقہ بی بی زوجہ قدرت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سمندری ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میری آمد کوئی نہیں حق مہر مبلغ تین صد روپے جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔ ایک جوڑی کانٹے وزنی سوا تولے مالیتی ۱۲۲/- روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جاوے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا۔ صدیقہ بی بی

گواہ شد:۔ قدرت اللہ سنبالوی (خاوند موصیہ)

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۷۸ میں نعیمہ اختر بنت محمد شریف قوم جغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوجرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ آمد جیب خرچ ہے مجھے میرے والد کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ تا زیست میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جمع کراتی رہوں گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ نعیمہ اختر

گواہ شد:۔ محمد شریف والد موصیہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۷۹ میں کھیمن دلہ نتھو قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک ۸۴ سرشمیر روڈ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے میری کوئی آمد نہیں۔ زرعی زمین بارہ کنال واقع چک ۸۴ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور قیمت فی کنال چار سو روپے کل موجودہ قیمت ۴۸۰۰/- روپے ہیں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا کھیمن

گواہ شد:۔ جان محمد بقلم خود

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۸۰ میں رسول بی بی زوجہ امیر احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۳۱۲ ج ب ڈاک خانہ ۳۱ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میری کوئی آمد نہیں۔ حق مہر مبلغ ۲½ صد روپے جو میں نے وصول کر لیا ہے ڈنڈیاں طلائی وزنی پونے دو تولے مالیتی ۲۲۷/- روپے ہیں۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اگر آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا رسول بی بی

گواہ شد:۔ امیر احمد بقلم خود (خاوند موصیہ)

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۸۱ میں عائشہ بی بی زوجہ حیات محمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکنہ لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر مبلغ ۳۲۱/- روپے تھا۔ جو میں وصول کر چکی ہوں میرا زیور کوئی نہیں نقد ۱۵۰/- روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے میں گھر میں چرخہ کاتتی ہوں جس کی دس روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت کی منظوری آج سے فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی

گواہ شد:۔ بشیر احمد بقلم خود پسر موصیہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۸۲ میں صدیقہ بیگم زوجہ محمد اسحاق قوم جغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی کانٹے و انگوٹھی وزن پونے دو تولے مالیتی ۲۱۵/- روپے نقد ۳۵۰/- روپے حق ۸۰۰/- روپے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت مزید کوئی آمد نہیں اگر کوئی ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ صدیقہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد اسحاق خاوند موصیہ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

ضروری اعلان

بعض احباب دفتر الفضل میں اپنے خطوط یا چٹھیاں ارسال کرتے وقت اپنا پتہ سرے سے ہی نہیں لکھتے۔ جس کی وجہ سے دفتر ہذا ان کے جواب طلب امور سے متعلق جواب دینے سے قاصر ہے۔

ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنا پورا پتہ صاف الفاظ میں لکھا کریں اور اگر الفضل کے خریدار ہوں تو اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر کر دیا کریں۔

(منیجر الفضل)

تقریب نکاح

میری ہمشیرہ محترمہ زبیدہ شفقت بنت مکرم سیٹھی فضل حق صاحب حق بلڈنگ جہلم کا نکاح برادرم شیخ بشیر احمد اسسٹنٹ منیجر مسلم کمرشل بنک سرگودھا ابن محترم شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر فقیر ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ خیرپور سے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔

نکاح کا اعلان محترم مرزا محمد لطیف صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ جہلم نے ۳۰/۵/۶۵ حق بلڈنگ جہلم میں فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(فدا الحق سیٹھی۔ سیٹھی سنز۔ منگلا کالونی۔ منگلا بالستہ جہلم)

ضرورت ہے

فیملی پلاننگ پروگرام کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل بلا پنشن اور عارضی (ایک ماہ کے نوٹس پر برطرف کیا جاسکتا ہے) اسامیوں کے لئے ۱۹ جون ۱۹۶۵ء تک درخواستیں مطلوب ہیں جو کہ درج ذیل گوشوارہ کے کالم نمبر ۷ میں درج شدہ اتھارٹی کو ارسال کی جائیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	فرائض	قابلیت	تنخواہ	جگہ اور اسامیوں کی تعداد	اتھارٹی جسے درخواستیں ارسال کرنی ہوں گی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ڈسٹرکٹ ایجوکیٹر کم انچارج کیٹو آفیسر	ڈپٹی کمشنر کے معاون کے طور پر ضلع میں فیملی پلاننگ پروگرام کی تکمیل کے لئے پرنسپل آفیسر اور اس پروگرام کے سلسلہ میں مقرر کردہ عہدیداروں کی تنظیم و نگرانی۔ انہیں مطلوبہ تشہیر و تحریک کے لئے منظم کرنا اور ڈسٹرکٹ پلاننگ بورڈ کے دفتر کے سربراہ کے فرائض انجام دینا	سوشالوجی یا الائڈ ڈسپلن میں ایم اے کی ڈگری نیز عوامی تعلقات اور سوشل ورک میں تجربہ علاوہ ازیں عمر ۲۵ تا ۳۵ سال کے درمیان	۷۵۰-۵-۷۵۰-۱۵۰۰ روپے ماہوار	پشاور ۱ مردان ۱ ہزارہ ۱ ڈیرہ اسماعیل خان ۱ راولپنڈی ۱ جہلم ۱ سرگودھا ۱ لائل پور ۱ جھنگ ۱ لاہور ۱ گوجرانوالہ ۱ شیخوپورہ ۱ سیالکوٹ ۱ ملتان ۱ مظفر گڑھ ۱ بہاولپور ۱ رحیم یار خان ۱ سکھر ۱ لاڑکانہ ۱ خیرپور ۱ نوابشاہ ۱ حیدرآباد ۱ کراچی ۱	پراونشل فیملی پلاننگ بورڈ ڈاکٹر اے صدر عالم فیملی پلاننگ آفیسر ویسٹ پاکستان ۲۴ کوپر روڈ لاہور
۲	کلاس اے میڈیکل ڈاکٹرز انچارج ہر وقتی اربن کلینکس	۱- انٹرا یوٹرائن کوائلز (INTRA-UERINE COILS) اور ٹیوبیلیگیشنز (TUBELIGATIONS) کی فٹنگ ۲- پروگرام کے لئے تحریک اور کونشل کونٹراسیپٹوز (CONVENTIONAL CONTRACEPTIVES) کی ڈسٹری بیوشن ۳- سکیم کے تحت طلب کردہ ثبوت بذریعہ دستاویز	ایم بی بی ایس پوسٹ گریجویٹوں کو ترجیح دی جائے گی، صرف لیڈی ڈاکٹرز اہل ہوں گی	۷۵۰-۵-۷۵۰-۱۵۰۰ روپے جمع / ۸ روپے ہر آپریشن کے لئے جمع کونشل کونٹراسیپٹوز کی فروخت سے حاصل کردہ آمدنی کا ۵۰ فیصد۔	لائل پور ۱ کراچی ۲ لاہور ۳ سرگودھا ۱ سیالکوٹ ۱ حیدرآباد ۱ گوجرانوالہ ۱ پشاور ۱ راولپنڈی ۱ جھنگ ۱ سکھر ۱ مردان ۱ نواب شاہ ۱	پراونشل فیملی پلاننگ بورڈ ڈاکٹر اے صدر عالم فیملی پلاننگ آفیسر ویسٹ پاکستان ۲۴ کوپر روڈ لاہور
۳-	ڈسٹرکٹ ٹیکنیکل آفیسر (فیملی پلاننگ)	ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر اینڈ سول سرجن / میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے دفاتر میں اعانت اور سربراہی کرنا اور میڈیکل ڈپارٹمنٹ کی پرسانل کی ضلع میں فیملی پلاننگ کے سلسلے میں نگرانی کرنا	ایم بی بی ایس معہ انتظامی امور کا تجربہ	۳۵۰-۲۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵ روپے علاوہ ازیں نان پریکٹسنگ الاؤنس ۷۵ روپے ماہوار اور ٹیکنیکل تنخواہ بحساب ۵۰/- روپے ماہوار	جیسا کہ متذکرہ بالا نمبر شمار نمبر ۱ میں درج ہے	متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کے نام درخواست دہندگان کو صرف ایک ضلع میں درخواست ارسال کرنی چاہیئے۔
۴-	فیملی پلاننگ سپروائزر	فیملی پلاننگ پروگرام کی گراس روٹ لیول پر نشر و اشاعت، اس مقصد کے لئے عوام میں تحریک پیدا کرنا۔ فیملی پلاننگ برائے آئی یو ڈی انسرشنز کے لئے کلینز فراہم کرنا، دیسی دائی اور ٹیوبیکٹمی ورکرز کی پروموشن نیز دیہاتوں اور محلوں میں فیملی پلاننگ آرگنائزرز اور ضبط تولید سے متعلقہ ادویات کی فروخت کے سلسلہ میں ایجنٹوں کی راہنمائی، اور مؤخر الذکر کی صحیح طور پر بھرپور فراہمی اور سکیم میں طلب کردہ کے مطابق دستاویزی ثبوت، اپنے علاقہ کے ایک تہائی حصہ میں مہینہ میں ٹور کرنا شامل کرنا ہے	بی اے کی ڈگری عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو عورتوں کو خاص حالات میں انٹرمیڈیٹ تک اور ۳۵ سال تک کی رعایت کم از کم کوالیفکیشن ایچ میں رعایت نہ ہوگی اور تمام صورتوں میں ۲۱ سال ہوگی۔	۳۵۰-۲۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵ روپے ماہوار	پشاور ۲۴ مردان ۱۵ ہزارہ ۲۸ ڈیرہ اسماعیل خان ۷ راولپنڈی ۲۵ جہلم ۱۸ سرگودھا ۴۵ لائل پور ۷۸ جھنگ ۲۵ لاہور ۵۳ گوجرانوالہ ۳۶ شیخوپورہ ۳۶ سیالکوٹ ۲۸ ملتان ۷۷ مظفر گڑھ ۲۲ بہاولپور ۱۵ رحیم یار خان ۱۷ سکھر ۱۹ لاڑکانہ ۱۳ خیرپور ۸ نوابشاہ ۱۲ حیدرآباد ۲۵ کراچی ۲۳ متذکرہ بالا نمبر شمار ۲ کے مطابق	متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواستیں ارسال کریں درخواست دہندگان صرف ایک ضلع کے لئے درخواستیں ارسال کریں
۵-	فیملی پلاننگ کونسلر	کلینکوں کے لئے ایسے مریض حاصل کرنے کے سلسلہ میں تحریک و تشہیر	متذکرہ بالا نمبر شمار ۴ کی طرح	ایضاً	ایضاً	ایضاً

منجانب
فیملی پلاننگ کمشنر آف پاکستان راولپنڈی

مسجد ڈنمارک اور لجنات اماء اللہ کی ذمہ داری

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بہنوں کی خوشخبری کے لئے میں یہ اطلاع دیتی ہوں کہ محض خدا تعالےٰ کے فضل اور احسان سے مسجد ڈنمارک کے چندہ کی وصولی پانچ ماہ کے عرصہ میں ایک لاکھ ایک ہزار ہو چکی ہے۔ لیکن وعدہ جات کی رفتار ابھی بھی سست ہے اس وقت تک کل وعدہ جات ایک لاکھ ستائیس ہزار کے ہوئے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بہنوں نے دو لاکھ کی رقم ایک سال میں جمع کرنے کا وعدہ کیا تھا جس میں سے پانچ ماہ گزر چکے ہیں۔ میں تمام لجنات کی عہدہ داران سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو تیز کریں اور ہر بہن سے مسجد ڈنمارک کے لئے وعدہ لے کر بھجوائیں اور کوشش کریں کہ اگلے جلسہ سالانہ سے قبل مسجد کی پوری رقم دو لاکھ ادا ہو جائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب ہماری تنظیم بھی پھیل چکی ہے اور جماعت بھی بہت بڑھ چکی ہے۔ اس سے قبل احمدی بہنیں بہت شاندار قربانیوں کے مظاہرے کر چکی ہیں۔ اتنی بڑی جماعت کی خواتین کے لئے دو لاکھ کی رقم ایک سال میں جمع کر لینی کوئی مشکل کام نہیں صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ محنت سے وعدہ جات کی فہرستیں تیار کی جائیں اور یہ خیال رہے کہ کوئی بہن لاعلمی کی وجہ سے اس میں شرکت کے ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ جن مقامات پر لجنہ قائم نہیں وہاں کی مستورات اپنا چندہ براہ راست مجھے بھجوا دیں۔

والسلام

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امریکی خلائی جہاز چار روز بعد بخیریت واپس آ گیا

بحری جہاز اسپ ۱۰ جون۔ امریکی خلائی جہاز جیمنی چہارم گزشتہ روز بحر اقیانوس میں اترا تو اس کے خلابازوں کو "واسپ" کے عرشہ پر پہنچایا گیا۔ جہاز کے عملہ نے دونوں خلابازوں کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ دونوں خلاباز جیمز میکڈیوٹ اور ایڈورڈ وائٹ خلا میں چار روز سفر کرنے کے بعد بحر اوقیانوس میں اترے تھے مگر ان پر اس پرواز کا کوئی برا اثر نہیں پڑا۔

اس سے پہلے بھیجے جانے والے خلائی جہاز کے خلابازوں کا استقبال محض رسمی تھا۔ کیونکہ ان خلابازوں کو زمین پر پہنچنے کے بعد بیرونی اثرات سے محفوظ رکھا گیا تھا تاہم جیمنی چہارم کے ان دونوں خلابازوں کو بھی طبی معائنہ سے قبل زیادہ بات چیت کا موقع نہیں دیا گیا۔ ان خلابازوں نے صرف اس قدر بتایا کہ وہ اپنی پرواز سے انتہائی خوش ہوئے ہیں۔

خان حبیب اللہ خان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہو گئے

چوہدری محمد انور بھنڈر کو سپیکر نامزد کر دیا گیا

لاہور ۹ جون۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے کل شام اتفاق رائے سے صوبائی وزیر مال خان حبیب اللہ خان کو پارٹی لیڈر اور وزیر ریلوے ملک محمد حیات ٹمن کو سیکرٹری منتخب کر لیا۔ اسی اجلاس میں پارٹی نے اپنا آئین بھی منظور کیا ہے اور سپیکر کے عہدے کے لئے سابق سپیکر چوہدری محمد انور بھنڈر کو پارٹی کا امیدوار نامزد کیا ہے۔ خیال ہے کہ چوہدری محمد انور بھنڈر بلا مقابلہ سپیکر منتخب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا جا رہا ہے۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے تین ڈپٹی لیڈر اور تین جوائنٹ سیکرٹری بھی منتخب کئے اور میاں معراج دین کو خزانچی مقرر کیا۔ ڈپٹی سپیکروں کے عہدوں کے لئے مسلم لیگ نے مسٹر جان خان اور مسٹر احمد میاں سومرو کو نامزد کیا ہے۔

قومی اسمبلی کے ارکان نے حلف اٹھا لیا

راولپنڈی ۹ جون۔ نئی اسمبلی کے ۱۵۰ میں سے ۱۴۷ ارکان نے کل رکنیت کا حلف اٹھا لیا۔ سپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری نے ان سے حلف لیا۔ نئے ارکان کے حلف اٹھانے سے موجودہ آئین کے تحت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کی دوسری قومی اسمبلی رسمی طور پر پانچ سال کے لئے وجود میں آ گئی ہے۔ اسمبلی کا پہلا باقاعدہ اجلاس ۱۲ جون کو ہو گا۔ اس دن سپیکر اور ڈپٹی سپیکروں کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ اور صدر ایوب خان اسمبلی کے ارکان سے خطاب کریں گے۔ ۱۴ جون کو شام ساڑھے پانچ بجے وزیر خزانہ نئے سال کا بجٹ اسمبلی میں پیش کریں گے۔

اکنی اور دونی ۳۰ جون کے بعد نہیں چلے گی

کراچی ۹ جون۔ اسٹیٹ بنک نے اعلان کیا ہے کہ اکنی اور دونی صرف ۳۰ جون تک قانونی سکہ شمار ہوں گی۔ یکم جولائی سے ان سکوں کو سٹیٹ بنک کے دفاتر میں تبدیل کرایا جا سکتا ہے۔

راولپنڈی میں شدید آندھی

راولپنڈی ۹ جون۔ عبوری دارالحکومت میں کل شام ایک گھنٹہ تک زبردست آندھی آئی۔ سارا شہر گرد و غبار کی لپیٹ میں آ گیا۔

یوگوسلاویہ میں کان کا دھماکہ ۹۰ ہلاک

بلغراد ۹ جون۔ وسطی یوگوسلاویہ میں ایک کان میں گیس کے دھماکے سے ۹۰ کان کن ہلاک ہو گئے اور ۹ زخمی ہو گئے۔

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی تدفین میں کثیر التعداد احباب کی شرکت

ربوہ ۹ جون۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی نعش کل مورخہ ۸ جون ۱۹۶۵ء بروز سہ شنبہ بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ مرحومہ نے اسی روز فجر کے وقت بعمر قریباً ۵۵ سال وفات پائی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز عصر کے بعد ۵½ بجے سہ پہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور کارکنان اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ لاہور۔ سرگودھا۔ لائل پور کمالیہ اور متعدد دیگر مقامات کے بعض احباب نے بھی اس موقع پر ربوہ پہنچ کر نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی جس میں وہ کثیر التعداد جملہ احباب جو جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تک گئے تھے شریک ہوئے۔

مرحومہ بہت دیندار، مہمان نواز، خوش اخلاق، ملنسار، مخیر اور غریب پرور خاتون تھیں۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ہمراہ سالہا سال تک مشرقی افریقہ میں مقیم رہ کر آپ کو وہاں سلسلہ کی خدمات بجا لانے کا غیر معمولی موقع ملا۔ آپ کے پس ماندگان میں ایک فرزند اور تین صاحبزادیاں شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴